

اللہ رؤف ورحیم ہے

حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ہجرت مدینہ کے بعد 16 ماہ تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا۔ اس پر صحابہ کو خیال آیا کہ پہلی نمازیں ضائع تو نہیں ہو گئیں تو سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 144 نازل ہوئی جس میں کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان ضائع نہیں کرے گا کیونکہ وہ لوگوں پر بہت رؤف اور رحیم ہے۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر سورۃ بقرہ۔ آیت 144 حدیث نمبر 4126)

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالمسیح خان

منگل 17 دسمبر 2002ء 12 شوال 1423 ہجری 17 فج 1381 شمس جلد 52-87 نمبر 285

حضور انور کی تازہ
مجالس عرفان کے اوقات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تازہ ملاقاتیں اور مجالس عرفان جو ایم ٹی اے پرنشر ہو چکی ہیں ان کے نشر کر کے اوقات (پاکستانی وقت کے مطابق) مندرجہ ذیل ہوں گے۔ احباب ان سے بھرپور استفادہ کریں۔

لجنہ ملاقات:

نشر اول: منگل رات 8:00 بجے

نشر مکرر: اتوار دن 10:00 بجے رات 8:00 بجے

فرج ملاقات:

نشر اول: بدھ رات 9:00 بجے

نشر مکرر: سوموار دن 10:00 بجے رات 8:00 بجے

بنگالی دوستوں سے ملاقات:

نشر اول: جمعہ رات 7:00 بجے

نشر مکرر: منگل دن 10:00 بجے

جرمن ملاقات:

نشر اول: ہفتہ دن 10:15 بجے

نشر مکرر: جمعرات شام 6:00 بجے

مجلس عرفان:

نشر اول: ہفتہ شام 6:00 بجے

نشر مکرر: جمعہ صبح 6:30 بجے دوپہر 1:30 بجے شام 6:30 بجے

(ناظر اشاعت۔ رپوہ)

گھروں کو پھولوں سے سجائیں

○ گلشن احمد زسری میں گلاب کی تازہ ورائٹی خوبصورت

رنگوں کا آسفید پیلارنخ وغیرہ میں موجود ہے۔ نیز نمونہ

سرما کے پھولوں کی بنیادیں اور بنیادیں انٹر نیم بجری وغیرہ

دستیاب ہیں۔ رابطہ نمونہ 213306-215206

(انچارج گلشن احمد زسری۔ رپوہ)

خدا تعالیٰ کی صفت رؤف پر سلسلہ خطبات کا آغاز

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ رؤفت اور مہربانی کرنے والا ہے

قرآن کریم وسط کی ہدایت دیتا ہے سو مبارک وہ جو وسط پر چلتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 13 دسمبر 2002ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13 دسمبر 2002ء کو اپنی حالیہ بیماری کے بعد پہلی بار بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج سے اللہ تعالیٰ کی صفت رؤف پر خطبہ شروع ہوگا۔ آپ نے صفت رؤف کے لغوی معنی بیان کرنے کے بعد اس کی تشریح آیت قرآنی حدیث نبوی اور ارشاد حضرت مسیح موعودؑ کی روشنی میں فرمائی۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ ہوا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔ حضور انور نے اردو خطبہ کرسی پر رونق افروز ہو کر دیا جبکہ خطبہ ثانیہ کھڑے ہو کر پڑھا۔

خطبہ کے آغاز میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ کی آیت 144 کی تلاوت فرمائی اور اس کا یوں ترجمہ بیان فرمایا: اور اسی طرح ہم نے تمہیں وسطی امت بنادیا تاکہ تم لوگوں پر نگران ہو جاؤ اور رسول تم پر نگران ہو جائے۔ اور جس قبلہ پر تو پہلے تھا وہ ہم نے محض اس لئے مقرر کیا تھا کہ ہم اسے جان لیں جو رسول کی اطاعت کرتا ہے بالمقابل اس کے جو اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاتا ہے۔ اور اگرچہ بات بہت بھاری تھی مگر ان پر نہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی۔ اور اللہ ایسا نہیں کہ تمہارے ایمانوں کو ضائع کر دے۔ یقیناً اللہ لوگوں پر بہت مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

رؤف کے لغوی بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ رؤفت سے مراد رحمت ہے اور رؤفت سے کام لینے والے کو رؤف کہتے ہیں۔ یہ تصور کے وزن پر ہے اور اسماء حسنی میں شامل ہے انتہائی مہربانی جو احسان اور بخشش کا تقاضا کرتی ہے۔ رؤفت رحمت کی شدت ہے۔ خدا تعالیٰ کے فیصلہ کرتے وقت شدت سے کام نہ لینے والے کو بھی رؤف کہتے ہیں۔

بخاری کتاب التفسیر میں حضرت براءؓ روایت بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں رسول کریمؐ نے سولہ سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی لیکن آپؐ کو پسند تھا کہ قبلہ خانہ کعبہ ہو جائے۔ پھر حکم الہی کے ماتحت آپؐ کعبہ کی طرف نماز پڑھنے لگے۔ تحویل قبلہ سے پہلے کئی لوگ شبہید ہو گئے تھے ہمیں ان کی نمازوں کی قبولیت پر شبہ ہوا۔ تب یہ آیت (البقرہ: 144) اتری کہ اللہ تمہارے اعمال کو ضائع کرنے والا نہیں بلکہ وہ بندوں کے ساتھ رؤفت کا سلوک کرنے والا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ اس آیت کی تشریح میں بیان فرماتے ہیں کہ اس مبارک امت کیلئے قرآن شریف میں وسط کی ہدایت ہے۔ تو ریت میں خدا تعالیٰ نے انتہائی امور پر زور دیا تھا اور انجیل میں غفور و رحیم پر زور دیا تھا۔ اور اس امت کو موقعہ شناسی اور وسط کی تعلیم ملی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے تم کو وسط پر عمل کرنے والا بنایا اور وسط کی تعلیم تمہیں دی۔ سو مبارک وہ جو وسط پر چلتے ہیں۔

تاریخ احمدیت

مولانا امین رشید

منزل بہ منزل

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1953ء ②

- 3 مارچ انڈونیشیا کے علاقہ چنانڈام میں مندرجہ ذیل احمدیوں کو شہید کیا گیا۔ سوما، اوسون، سرمان، جھلی، ایڈوت صاحبہ، اوینہ صاحبہ۔
- 5 مارچ ماسٹر منظور احمد صاحب مدرس باغبان پورہ کولہ ہور میں شہید کر دیا گیا۔
- 6 مارچ ایک مشتعل جھوم نے احمدیہ بیت الذکر نور اوپنڈی پر حملہ کیا اور آگ لگا دی۔ ایک احمدی کے پریس کو آگ لگائی گئی۔ امیر جماعت کے مکان اور احمدیوں کی کئی دکانیں لوٹی گئیں۔
- 6 مارچ سارے ملک خصوصاً لاہور میں تشدد، قتل و غارت اور آتش زنی کی ہولناک وارداتیں ہوئیں۔ لاہور میں تین احمدیوں محمد شفیع صاحب، جمال احمد صاحب، مرزا کریم بیگ صاحب کو شہید کر دیا گیا تحقیقاتی عدالت نے اس دن کو سینٹ ہارٹھیوڈے قرار دیا۔ اس دن فرانس میں بے پناہ قتل و غارت ہوئی تھی۔ دن کے ڈیڑھ بجے لاہور میں مارشل لاء لگا دیا گیا۔ یہ مارشل لاء 15 مئی کو صبح 3 بجے اٹھایا گیا۔
- 8 مارچ حوالدار عبدالغفور صاحب کو اور ایک احمدی عطار کو بھی لاہور میں شہید کر دیا گیا۔
- 12 مارچ ایڈیشنل مجسٹریٹ جھنگ نے حضور کو مخالفانہ تحریک پر کسی قسم کے تبصرہ کی ممانعت کر دی۔
- 18 مارچ حضور کے 3 مارچ کے پیغام کی بنا پر گورنر پنجاب آئی آئی چندر بگر نے حضور کے نام نوٹس جاری کیا جو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس جھنگ نے 19 مارچ کو حضور کو پیش کیا اس کے جواب میں حضور نے فرمایا ”بے شک میری گردن آپ کے گورنر کے ہاتھ میں ہے لیکن آپ کے گورنر کی گردن میرے خدا کے ہاتھ میں ہے۔“
- چنانچہ چند دن کے بعد مرکزی حکومت نے گورنر کو برطرف کر دیا اور اگلے گورنر پنجاب امین الدین نے یہ ظالمانہ نوٹس واپس لے لیا۔
- 22 مارچ قسادات کے دوران حضور کی بے پناہ مصروفیات کی بنا پر درس قرآن کا سلسلہ جو بعض دنوں سے رک گیا دوبارہ شروع ہو گیا۔
- 30 مارچ الفضل کی بندش کے ایام میں روزنامہ الفضل کی اشاعت کا آغاز ہوا۔ یہ سلسلہ 31 مارچ 54ء تک جاری رہا۔
- یکم اپریل قسادات پنجاب کے دوران حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو لاہور سے گرفتار کر لیا گیا۔ ان کی رہائی 28 مئی کو مکمل ہوئی۔
- یکم اپریل سپرنٹنڈنٹ پولیس جھنگ نے قصر خلافت ربوہ کی تلاشی لی اسی طرح صدر انجمن احمدیہ کے مرکزی دفاتر کی تلاشی لی گئی۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت (الی اللہ) کو گرفتار کر لیا گیا۔
- 6 اپریل حکومت پنجاب نے حضور کا ایک خطبہ جمعہ (6 یا 13 مارچ 53ء) ضبط کر لیا۔

محمد ناصر خان صاحب پرائیویٹ ڈائریکٹر

بیت الفتوح مورڈن برطانیہ کا اپ ڈیٹ

جماعت انگلستان کی سب سے بڑی بیت الذکر کی بیرونی عمارت کی تکمیل کے بعد اندرونی حصہ بھی تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ چنانچہ بیت کی تعمیر میں شہل کی چٹائی کے علاوہ اس عمارت کے ارد گرد بلاکس کی چٹائی بھی تقریباً پانچ سو تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔ بیت کے گنبد کی تکمیل کیلئے شہل کی چادر چڑھانے سے قبل لکڑی کا خول چڑھا دیا گیا ہے جس کے اوپر شہل کی چادر چڑھائی جائے گی۔ اس شہل کے اوپر، شہل کا ہی فریم بنا کر سنگ مرمر چڑھ جائے گا۔ یہ بہت قیمتی سنگ مرمر ہے جو نہایت خوبصورت اور ملائم ہے اور خود بخود صاف ہوتے رہنے کی خوبی اس میں پائی جاتی ہے۔

اس عمارت کی اندرونی خوبصورتی دیکھنے سے تعلق رکھے گی۔ انشاء اللہ۔ نیز لوہے کی سیڑھیاں اور لفٹ کی تکمیل بھی آخری مراحل میں ہے۔ جن احباب نے اس عمارت کو دیکھا ہے انہوں نے اس کام کو خوب سراہا ہے۔ جلد سالانہ یو کے پر آنے والے مہمانوں نے یہ منصوبہ دیکھا تو بڑی ہی خوشی کا اظہار کیا نیز اپنی حیثیت کے مطابق اس عمارت کی تکمیل کے لئے چند بھی پیش کیا۔ بیت الذکر کے ساتھ ساتھ بعض ماحقہ عمارتیں بھی زیر تعمیر ہیں۔ مثلاً مجلس انصار اللہ یو کے اور مجلس خدام الامہ یو کے کی مالی اور جسمانی مدد سے ایک بڑا ہال (ظاہر ہال) تیار کیا جا رہا ہے جو تقریباً پانچ سو تکمیل کو پہنچ چکا ہے۔ ہال کی دیواریں خوبصورتی سے پینٹ کی گئی ہیں اور آواز کی گونج کا نقص بھی شعبہ سنی بصری کے تعاون سے دور کر دیا گیا ہے جو کہ ایک اہم کام تھا۔ نیز اس ہال کے فرش کو خوبصورت لکڑی کے بورڈ سے بنایا گیا ہے۔ مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر (14 اور 15 ستمبر 2002ء) اس ہال کا افتتاح بھی کیا گیا۔ ہماری کوشش ہے کہ بیت الذکر کی بیرونی شکل بھی جلد بیت الذکر کے مطابق تیار ہو جائے۔ اگرچہ بیت الذکر کے لئے جمع کی جانے والی تمام تر رقم صرف بیت الذکر کی تعمیر پر ہی خرچ کی گئی ہیں اور بیرونی اثراجات کے لئے دیگر وسائل سے کام لیا گیا ہے۔

برساویں سے تعلقات مزید بہتر کرنے کے سلسلہ میں ایک سب کمیٹی قائم ہے۔ سرٹن کونسل کی لاہوریوں میں بیت الفتوح کی عمارت اور جماعت کے عقائد کی تشریح کے لئے پوسٹر لگائے گئے ہیں۔

اس وقت تک قریب دو ملین پاؤنڈ خرچ ہو چکا ہے جب کہ کل بجٹ پانچ ملین ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے امید ہے آئندہ جلد سالانہ یو کے سے قبل بیت الفتوح کا افتتاح کیا جاسکے گا۔

(اخبار احمدیہ برطانیہ اکتوبر 2002ء)

- 8 اپریل حضرت میر سید حبیب اللہ شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات حضور نے صدر انجمن احمدیہ کراچی کے قیام کا اعلان فرمایا۔
- 12 اپریل اورینٹل اینڈریلیج جینس پبلیشنگ کارپوریشن کا باقاعدہ قیام ہوا۔
- 20 مئی حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب حلال پور رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1907ء)
- 14 مئی سوانحی ترجمہ قرآن کی اشاعت۔ حضور نے اس کا دیباچہ تحریر فرمایا۔ پہلا ایڈیشن 10 ہزار کی تعداد میں شائع ہوا۔
- 16 مئی ربوہ میں جماعت کی ایک روزہ مجلس شوریٰ کا انعقاد ہوا۔ اس کے لئے پہلے 3 تا 5 اپریل کی تاریخیں مقرر تھیں مگر حکومتی پابندی کے باعث تبدیلی کر دی گئی۔ مجلس شوریٰ کی درخواست پر حضور نے ایک اہم بیان ہمارے عقائد کے نام سے تحریر فرمایا۔
- 20 مئی حضور نے تاریخ احمدیت لکھنے کے لئے منصوبہ کا اعلان فرمایا اور اس مقصد کے لئے بارہ ہزار روپے کی مالی تحریک کی۔ پہلے مہاشہ فضل حسین صاحب کو اس کام کیلئے مقرر کیا گیا۔ 25 جون کو محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے یہ فریضہ سنبھالا۔ اب تک (2002ء) تاریخ احمدیت کی 19 جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔

وقف جدید کے اجراء کے پس منظر کے بارے میں حضرت مصلح موعود کا پر معارف اور تاریخی خطبہ

ایسے نوجوان تیار ہوں جو اپنی زندگیاں میرے سامنے وقف کریں اور میری ہدایت کے ماتحت کام کریں

قربانیوں کی عید ہمیں اس طرف توجہ دلاتی ہے کہ ہم خدا تعالیٰ اور اس کے دین کے لئے خدا کے نام کو بلند کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطبہ عید الاضحیہ فرمودہ 9 جولائی 1957ء کا ایک حصہ

دفعہ انہیں وہاں درختوں کی جڑیں کھانی پڑتی تھیں اور وہ نہایت تنگی سے گزارہ کرتے تھے جس کی وجہ سے ان کی صحت خراب ہو جاتی تھی۔ گو اب ہمارے آدمیوں کے میل ملاپ کی وجہ سے ان لوگوں میں کچھ نہ کچھ تہذیب آ گئی ہے۔ ان ممالک کو سفید آدمیوں کی قبر کہا جاتا ہے کیونکہ وہاں کھانے پینے کی چیزیں نہیں ملتیں۔ جب سفید آدمی وہاں جاتے ہیں تو وہ مناسبت خوراک نہ ملنے کی وجہ سے مر جاتے ہیں اور پیش و غیرہ بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ فرض اس زمانہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام سے زیادہ سے زیادہ مشابہت ہمارے (مرہبان) کو حاصل ہے جو اس وقت مشرقی اور مغربی افریقہ میں کام کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ ملک اس وقت بھی جنگل ہیں اور دنیا میں کوئی اور ملک جنگل نہیں۔ امریکہ بھی آباد ہے یورپ بھی آباد ہے۔ اور انڈیا ایسٹ بھی آباد ہو چکا ہے لیکن افریقہ کے اکثر علاقے اب بھی غیر آباد ہیں۔ ان میں (دعوت الی اللہ) کرنے والوں کو بڑے لمبے سفر کرنے پڑتے ہیں اور بڑی جان کا ہی کے بعد لوگوں تک (احمدیت کو) پہنچانا پڑتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ ملک ہمارے لئے رکھے تھے تاکہ ہمارے نوجوان ان میں کام کر کے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے مشابہت حاصل کریں۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے نوجوان افریقہ کے جنگلات میں بھی کام کر رہے ہیں۔

تعلیم و تربیت کے لئے نئے

نظام کا خاکہ

مگر میرا خیال ہے کہ اس ملک میں بھی اس طریق کو جاری کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ میں چاہتا ہوں کہ اگر کچھ نوجوان ایسے ہوں جن کے دلوں میں خواہش ہو کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اور حضرت شہاب الدین سہروردی کے نقش قدم پر چلیں تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیوں کو تحریک جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں وہ اپنی زندگیوں کو براہ راست میرے سامنے وقف کریں۔ تاکہ میں ان سے ایسے

ہوں کہ مغربی افریقہ کے ایک ملک میں عیسائیوں نے اپنے پریس میں احمدی اخبار کا چھاپنا بند کر دیا تو ہمارے (مرہبان) انچارج جماعت کا علیحدہ پریس لگانے کے سلسلہ میں چندہ اکٹھا کرنے کے لئے ایک جگہ گئے۔ وہاں انہیں ایک ایسا آدمی ملا جسے انہوں نے بڑی (دعوت الی اللہ) کی تھی مگر اس نے احمدیت قبول نہیں کی تھی۔ بعد میں اس کے پاس ایک مقامی (مرہبان) پہنچا تو اس نے کہا کہ تمہارے پاکستانی (مرہبان) نے مجھے (دعوت الی اللہ) کی ہے لیکن اگر یہ دریا (وہ اس وقت دریا کے کنارے جا رہے تھے) اپنا رخ پھیر کر اپنی طرف چل پڑے تو یہ بات ممکن ہے لیکن میرا احمدیت کو قبول کرنا ناممکن ہے۔ لیکن کچھ دن اس (مرہبان) کی صحبت میں رہنے کا اس پر ایسا اثر ہوا کہ وہ احمدی ہو گیا۔ ہمارے (مرہبان) انچارج کہتے ہیں کہ جب میں وہاں چندہ لینے گیا تو اتفاقاً وہ شخص اس شہر میں آیا ہوا تھا۔ وہ مجھ سے ملا اور کہنے لگا۔ آپ یہاں کیسے تشریف لائے ہیں۔ میں نے اسے اپنی آمد کا مقصد بتایا اور کہا کہ عیسائیوں نے اپنے پریس میں ہمارا اخبار شائع کرنے سے انکار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ اگر تمہارے خدا میں طاقت ہے تو اسے چاہئے کہ وہ کوئی معجزہ دکھائے اور تمہارا اپنا پریس جاری کر دے۔ پس میں اپنا علیحدہ پریس لگانے کے لئے چندہ اکٹھا کرنے آیا ہوں۔ اس پر وہ احمدی دوست کہنے لگا۔ مولوی صاحب ایسے تو بڑی بے غم تھی ہے کہ اب ہمارا اخبار پریس میں نہ چھپے۔ آپ یہاں کچھ دیر انتظار کریں میں ابھی آتا ہوں۔ اس کا گاؤں قریب ہی تھا۔

وہ وہاں گیا اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آ کر اس نے پانچ سو پونڈ کی رقم مولوی صاحب کے ہاتھ میں دے دی اور کہا کہ پریس کے سلسلہ میں یہ میرا چندہ ہے۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے اس نے 2500 پونڈ کے قریب چندہ جمع ہو چکا ہے اور اب سنا ہے کہ پریس لگ رہا ہے یا کم از کم وہ انگلستان سے چل چکا ہے۔

واقفین کو درپیش مشکلات

غرض ہمارے یہ (مرہبان) ایسے ممالک میں کام کر رہے ہیں جہاں جنگل ہی جنگل ہیں۔ شروع شروع میں جب ہمارے (مرہبان) وہاں گئے تو بعض

چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ جب حضرت اسماعیل علیہ السلام بڑے ہوئے تو آپ نے اپنی نیکی اور تقویٰ کے ساتھ اپنے گرد لوگوں کا ایک گروہ جمع کر لیا۔ اور انہیں ہمارا اور زکوٰۃ اور صدقہ و خیرات کی تحریک کر کے اور اسی طرح عمرہ اور حج کے طریق کو جاری کر کے آپ نے مکہ کو آباد کرنا شروع کیا۔ چنانچہ ان کی قربانیوں کے نتیجہ میں صدیوں سے مکہ آباد چلا آتا ہے۔ قریباً تین ہزار سال سے برابر خانہ کعبہ آباد ہے اور اس کا طواف اور حج کیا جاتا ہے۔

پس عید الاضحیہ کی قربانی ہے جس سے اس قربانی کی یاد دلاتی ہے مگر اس قربانی کی یاد نہیں دلاتی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ظاہری فعل میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی گردن پر چھری پھیر دی۔

قربانیوں کی عید کا سبق

درحقیقت قربانیوں کی عید ہمیں اس طرف توجہ دلاتی ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی خاطر اور اس کے بعد دین کے لئے جنگوں میں جائیں اور وہاں جا کر خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کریں۔ اور لوگوں سے اس کے رسول کا کلمہ پڑھائیں جیسا کہ ہمارے صوفیاء و کرام کرتے چلے آئے ہیں۔ اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً ہماری قربانی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کے مشابہ ہوگی۔ ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ وہ قربانی بالکل حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کی طرح ہو جائے گی کیونکہ دلوں کی کیفیت مختلف ہوتی ہے۔ حضرت اسماعیل کے دل کی حالت اور تھی اور زمانہ کے لوگوں کے دلوں کی حالت اور ہے۔ مگر بہر حال وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کے مشابہ ضرور ہو جائے گی۔ پس تم اپنے آپ کو اس قربانی کے لئے پیش کرو۔ میرے نزدیک اس زمانہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کے مشابہ قربانی وہ (مرہبان) کر رہے ہیں جو مشرقی اور مغربی افریقہ میں (دعوت الی اللہ) کا کام کر رہے ہیں۔ وہ غیر آباد ملک میں جن میں کوئی شخص خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کا نام نہیں جانتا تھا۔ لیکن ان لوگوں نے وہاں پہنچ کر انہیں خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کا نام بتایا۔ میں پہلے بھی ایک خطبہ میں بتا چکا

درحقیقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے وادی مکہ میں چھوڑ آنے کے متعلق یہ رویہ دکھائی گئی تھی۔ کیونکہ ایک بے آب و گیاہ وادی میں بیٹھ جانا بھی بہت بڑی قربانی ہے۔ جیسے شروع شروع میں ربوہ میں چند آدمی خیمے لگا کر بیٹھ گئے تھے تاکہ اسے آباد کیا جائے۔ وہ آدمی درحقیقت اس وقت اسماعیلی سنت کو پورا کر رہے تھے۔ وہ صرف اس لئے یہاں بیٹھ گئے تھے کہ آئندہ یہاں ربوہ آباد کیا جائے۔ اگر وہ قربانی نہ کرتے اور ربوہ میں آ کر خیمے لگا کر نہ بیٹھ جاتے تو نہ یہ شہر بنتا نہ سرزمین شہیں، نہ بازار بنتے، نہ مکانات بنتے اور یہ جگہ پہلے کی طرح چھیل میدان ہی رہتی۔

فری تھنکنگ تحریک کا پس منظر

امریکہ میں جو فری تھنکنگ (Free Thinking) کی تحریک پیدا ہوئی ہے اس کا بانی ایک فرانسیسی شخص ہے۔ اس نے اپنا قصہ بھی لکھا ہے کہ میں ایک دن اپنے باپ کے ساتھ ایک پادری کا محفل سننے گیا تو وہاں اس نے یہ کہا کہ ابراہیم بڑا ایک انسان تھا اس نے خدا کی خاطر اپنے اکلوتے بیٹے کے سگے پر چھری پھیر دی۔ وہ لکھتا ہے کہ اتفاق کی بات ہے میں بھی اپنے باپ کا اکلوتا بیٹا ہی تھا۔ میں وہاں سے نکل بھاگا۔ میرے دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ اگر میرے باپ کو یہ خطبہ پسند آ گیا تو وہ کہیں میری گردن پر بھی چھری نہ پھیر دے۔ میں سمجھ رہا تھا کہ وہاں ایک امریکہ جانے والا جہاز کھڑا تھا۔ میں اس میں ٹھس گیا اور کسی کو نہ میں چھپ کر بیٹھ گیا۔ اور اس طرح امریکہ پہنچ گیا۔ یہاں آ کر میں نے یہ ہیریوں والی تحریک چلائی۔

قربانی کی اصل روح

غریب حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی قربانی کو غلط شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رویہ کا یہ مطلب تھا کہ آپ اپنی مرضی سے اور یہ جانتے ہو جیسے ہوئے کہ وادی مکہ ایک بے آب و گیاہ جنگل ہے اور وہاں کھانے پینے کو کچھ نہیں ملتا۔ اپنی بیوی اور بچے کو وہاں چھوڑ آئیں۔

آتے جائیں

سو آج بھی زمانہ ہے کہ ہمارے نوجوان جن میں اس قربانی کا مادہ ہو کر وہ اپنے گھر بار سے علیحدہ رہ سکیں۔ بے وطنی میں ایک نیا وطن بنائیں اور پھر آہستہ آہستہ اس کے ذریعہ سے تمام علاقہ میں نور (دین حق) اور نور ایمان پھیلائیں۔ اپنے آپ کو اس غرض کے لئے وقف کریں۔ میرے نزدیک یہ کام بالکل ناممکن نہیں بلکہ ایک سکیم میرے ذہن میں آ رہی ہے۔ اگر ایسے نوجوان تیار ہوں جو اپنی زندگیوں کو تحریک جدید کو نہیں بلکہ میرے سامنے وقف کریں اور میری ہدایت کے ماتحت کام کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ خدمت (دین) کا ایک بہت بڑا موقع اس زمانہ میں ہے جیسا کہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی کے زمانہ میں تھا۔ یا جیسا کہ حضرت سید احمد صاحب بریلوی اور دوسرے صوفیاء یا اولیاء کے زمانہ میں تھا۔ (الفضل یکم اگست 1957ء)

صاحب نانوتوی نے دیکھ لیا کہ یہاں اب روحانی نسل جاری کرنی چاہئے تاکہ یہ علاقہ اسلام اور روحانیت کے نور سے منور ہو جائے۔ چنانچہ انہوں نے بڑا کام کیا۔ جیسے ان کے ہر حضرت سید احمد صاحب بریلوی نے بڑا کام کیا تھا۔ اور جیسے ان کے ساتھی حضرت اسماعیل صاحب شہید کے بزرگ اعلیٰ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے بڑا کام کیا تھا۔ یہ سارے کے سارے لوگ اپنے زمانہ کے لئے اسوہ حسنہ ہیں۔ درحقیقت ہر زمانہ کا فرستادہ اور خدا تعالیٰ کا مقرب بندہ اپنے زمانہ کے لئے اسوہ حسنہ ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے زمانہ کے لئے اسوہ حسنہ تھے (باقی انبیاء اپنے اپنے زمانہ کے لئے اسوہ حسنہ تھے) سید احمد صاحب سمرہندی اپنے زمانہ کے لئے اسوہ حسنہ تھے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی اپنے زمانہ کے لئے اسوہ حسنہ تھے اور حضرت سید احمد صاحب بریلوی اپنے زمانہ کے لئے اسوہ حسنہ تھے۔ پھر دیوبند کے جو بزرگ تھے وہ اپنے زمانہ کے لئے اسوہ حسنہ تھے۔ اپنے پیچھے ایک نیک ذکر دیا جس پر چوڑا ہے۔ ہمیں اس کی قدر کرنی چاہئے۔ اسے یاد رکھنا چاہئے اور اس کی نقل کرنی چاہئے۔

نوجوان قربانی کے لئے

اب چاہئے ان کی اولاد خراب ہو گئی ہے (اللہ تعالیٰ ہماری اولادوں کو بچائے کہ وہ خراب نہ ہوں) لیکن ان کی اولادوں کی خرابی ان کے اختیار میں نہیں تھی۔ انہوں نے تو جس حد تک ہو سکا دین کی خدمت کی بلکہ جہاں تک صلیبی اولاد کا تعلق تھا مولانا محمد قاسم صاحب کی اولاد پر بھی دوسروں سے بہت بہتر ہے۔

دارالعلوم ندوہ کے دورہ کا

ایک واقعہ

میں جب ندوہ دیکھنے گیا تو مولویوں نے ہماری بڑی مخالفت کی۔ مگر مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی کے بیٹے یا پوتے جہاں دنوں ندوہ کے منتظم تھے انہوں نے میرا بڑا ادب کیا اور دوسرے والوں کو حکم دیا کہ جب یہ لوگ آئیں تو ان سے اعزاز کے ساتھ پیش آئیں۔ بعد میں انہوں نے میری دعوت بھی کی لیکن میں پیش کی وجہ سے اس دعوت میں شریک نہ ہو سکا۔ میرے ساتھ سید سرور شاہ صاحب، حافظ روشن علی صاحب، اور قاضی سید امیر حسین صاحب بھی تھے۔ اس سے پہلے لگا ہے کہ ان کے اندر ابھی مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی والی شرافت باقی تھی۔ اگر ان میں شرافت نہ ہوتی تو ہمارے جانے پر جیسے اور مولویوں نے مظاہرے کئے تھے وہ بھی مظاہرہ کرتے لیکن انہوں نے مظاہرہ نہیں کیا اور بڑے ادب سے پیش آئے اور بڑی محبت کے ساتھ انہوں نے ہماری دعوت کی۔ اور استقبال کیا۔ بعد میں انہوں نے مولوی عبید اللہ صاحب سندھی کو ہمارے پاس بھجوا دیا اور حضرت کی کچھ پتہ لگا ہے کہ بعض مولویوں نے آپ سے گستاخانہ کلام کیا ہے مجھے اس کا بڑا افسوس ہے۔ میں انہیں ہمیشہ کہتا رہتا ہوں کہ ایسا نہ کریں لیکن وہ سمجھتے نہیں۔ اس وقت مولوی عبید اللہ صاحب سندھی جو بڑے متدین اور مہذب آدمی تھے ان کے مشیر کا تھے اور وہ مولوی صاحب کا بڑا لحاظ کرتے تھے اور انہیں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور ان کی باتیں ماننے لگتے تھے۔ لیکن اصل بات یہی ہے کہ ماننے والے کے اندر جب تک اطاعت کا مادہ نہ ہو چاہے اسے کوئی کتاب یا آدمی ہی کیوں نہ مل جائے وہ منہ نہیں دوسکتا۔ مولوی محمد قاسم صاحب کے بیٹے یا پوتے جن کامیابی نے ذکر کیا ہے ان کا نام غالباً میرا یا میرا تھا۔ مولوی عبید اللہ صاحب سندھی انہیں صحیح مشورہ دیتے رہتے تھے اور ان سے ایسا کام لیتے تھے جس سے اسلامی اخلاق صحیح طور پر ظاہر ہوں۔ چنانچہ اسی کا یہ نتیجہ تھا کہ انہوں نے میرا بڑا ادب کیا اور دعوت کی اور بعد میں مولوی عبید اللہ صاحب سندھی کو میرے پاس بھیج کر حضرت کی کچھ بعض مولویوں نے آپ کے ساتھ گستاخانہ کلام کیا ہے جس کا مجھے افسوس ہے آپ اس کی پرواہ نہ کریں۔ تو ہماری جماعت کے لئے اس ملک میں بھی ابھی صوفیاء کے طریق پر کام کرنے کا موقع ہے جیسا کہ دیوبند کے قیام کے زمانہ میں ظاہری آبادی تو بہت تھی لیکن روحانی آبادی کم ہو گئی تھی۔ روحانی آبادی کی کمی کی وجہ سے مولوی محمد قاسم

طریق پر کام لوں کہ وہ (انہوں) کو تعلیم دینے کا کام کر سکیں۔ وہ مجھ سے بد امتیاز لیتے جائیں اور اس ملک میں کام کرتے جائیں۔ ہمارا ملک آبادی کے لحاظ سے ایران نہیں۔ لیکن روحانیت کے لحاظ سے بہت دیران ہو چکا ہے۔ اور آج بھی اس میں چشمیوں کی ضرورت ہے، سہروردیوں کی ضرورت ہے، نقشبندیوں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ لوگ آگے نہ آئے اور حضرت مصیبن الدین صاحب چشتی، حضرت شہاب الدین صاحب سہروردی اور حضرت فرید الدین صاحب گجراتی جیسے لوگ پیدا نہ ہوئے تو یہ ملک روحانیت کے لحاظ سے اور بھی دیران ہو جائے گا۔ بلکہ یہ اس سے زیادہ دیران ہو جائے گا جتنا کہ کمرہ کسی زبھ میں آبادی کے لحاظ سے دیران تھا۔ پس میں چاہتا ہوں کہ جماعت کے نوجوان ہمت کریں اور اپنی زندگیوں کو اس مقصد کے لئے وقف کریں۔ مجھ، صدر انجمن احمدیہ یا تحریک جدید کے ملازم نہ ہوں بلکہ اپنے گزارہ کے لئے جو طریق اختیار کریں جو میں انہیں بتاؤں گا۔ اور اس طرح آہستہ آہستہ دنیا میں نئی آبادیاں قائم کریں۔ اور طریق آبادی کا یہ ہو گا کہ وہ حقیقی طور پر تو ہمیں ہاں معنوی طور پر قادیان کی محبت اپنے دل سے نکال دیں اور باہر جا کر نئے ربوے اور نئے قادیان بنائیں۔ ابھی اس ملک میں کئی علاقے ایسے ہیں جہاں میلوں میل تک کوئی بڑا قصبہ نہیں۔ وہ چاکر کسی ایسی جگہ بیٹھ جائیں اور حسب ہدایت وہاں (دعوت الی اللہ) بھی کریں اور لوگوں کو تعلیم بھی دیں۔ لوگوں کو قرآن کریم اور حدیث پڑھائیں اور اپنے شاگرد تیار کریں جو آگے اور جگہوں پر بکھیل جائیں۔ اس طرح سارے ملک میں وہ زمانہ دوبارہ آجائے گا جو پرانے صوفیاء کے زمانہ میں تھا۔

صوفیاء کرام کے نمونہ کو

اختیار کرو

دیکھو ہمت والے لوگوں نے پچھلے زمانہ میں بھی کوئی کی نہیں کی۔ یہ دیوبند جو ہے یہ ایسے ہی لوگوں کا قائم کیا ہوا ہے۔ مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی نے حضرت سید احمد صاحب بریلوی کی ہدایت کے ماتحت یہاں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا تھا۔ اور آج سارا ہندوستان ان کے علم سے منور ہو رہا ہے۔ حالانکہ وہ زمانہ حضرت مصیبن الدین چشتی کے زمانہ سے کئی سو سال بعد کا تھا۔ لیکن پھر بھی روحانی لحاظ سے وہ اس سے کم نہیں تھا جب کہ ان کے زمانہ میں اسلام ہندوستان میں ایک مسافر کی شکل میں تھا۔ اس زمانہ میں بھی وہ ہندوستان میں ایک مسافر کی شکل میں ہی تھا۔ حضرت سید احمد صاحب بریلوی نے اپنے شاگردوں کو ملک کے مختلف حصوں میں بھجوا دیا جن میں سے ایک ندوہ کی طرف بھی آیا۔ پھر ان کے ساتھ اور لوگ مل گئے اور ان سب نے اس ملک میں دین (-) کی بنیادیں مضبوط کیں۔

کنفچیان ناہنجیر یا میں تربیتی کلاس

حبیب احمد سرری سلسلہ ناہنجیر

داعیان اور نومہائیں کی اس دس روزہ کلاس (منعقدہ 17 اگست تا 29 اگست 2002ء) میں کل 18 داعیان اہل اللہ اور ائمہ بیوت شامل ہوئے۔ تعلیم اور محو کے لحاظ سے کلاس کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا اور یوں دس طلباء جو نیز کلاس میں اور آٹھ طلباء سینئر کلاس میں شامل ہوئے۔ جو نیز کلاس کے نصاب میں قاعدہ، سورۃ القرآن قرآن مجید، غارہ، نماز سادہ و ہاتر جہر اور تاریخ دین و احمدیت شامل تھے۔ جبکہ سینئر کلاس کا نصاب منتخب آیات ہاتر جہر، صحت منقذہ کے ساتھ تلاوت، تاریخ دین، تاریخ احمدیت، صداقت حضرت مسیح موعود کے متعلق دلائل نیز ظہور امام الزمان سے متعلق بعض پیشگوئیاں جماعت کے مالی نظام اور تحفوں کا تعارف وغیرہ پر مشتمل تھا۔ نماز عشاء کے بعد مختلف مضامین پر آڈیو کیسٹ سنائی گئیں اور سوال و جواب کا موقع دیا گیا۔ اس کلاس کے لئے خاکسار، معلم مصباح اللہ بن Akintola اور الحاج Abdulla نے اساتذہ کے فرائض انجام دیئے۔ کلاس میں دس و

تدریس کا سلسلہ دو زبانوں انگریزی اور مقامی زبان ہاؤس میں جاری رہا۔ رہائش اور کلاس کا انتظام احمدیہ بیت اللہ کراچی Kanchan میں کیا گیا تھا۔ دوران کلاس ایک معزز احمدی الحاج ابراہیم NoK جو اپنے علاقہ کے چیف اور ڈسٹرکٹ ہیڈ ہیں نے بھی خطاب کیا اور اس کلاس کی افادیت پر زور دیا۔ اختتامی پروگرام میں مکرم عبدالحق نیر مشنری انچارج کے ساتھ مولوی محمد امین مرینی سلسلہ Minna اور معلم عبدالحق Obey نے شرکت کی۔ پروگرام کے اختتام پر مکرم عبدالحق نیر صاحب نے پوزیشن لینے والے طلباء میں انعامات اور سناٹا تقسیم کیں اور خطاب کیا۔ اس موقع پر مجلس سوال و جواب بھی ہوئی جس میں ایک غیر از جماعت دوست نے امام الزمان کی آمد سے متعلق بعض امور دریافت کئے جس کے بعد دعا کے ساتھ یہ باہر کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔

(الفضل انٹرنیشنل یکم نومبر 2002ء)

اگر ایک لاکھ چندہ دینے والے مل جائیں تو اس سے ایک ہزار معلم رکھا جا سکتا ہے

وقف جدید کی بابرکت تحریک اور اس کی تفصیلات

پشاور سے لے کر کراچی تک معلمین کا جال پھیلا دیا جائے اور پندرہ پندرہ میل پر ہمارا معلم موجود ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا جلسہ سالانہ کے موقع پر خطاب 27 دسمبر 1957ء بمقام ربوہ کا ایک حصہ

علاقہ کے مناسب حال کوئی فیس بھی لگا دی جائے تو وہ ہم نہیں لیں گے۔ بلکہ وہ فیس بڑے اور چھوٹے استادوں میں تقسیم کر دی جائے گی۔ ہاں ہمارا دیا ہوا عطیہ اس میں ملا لیا جائے گا۔ تاکہ تمام استادوں کو معقول رقم مل جائے۔ ہمارا یہ بھی ارادہ ہے کہ بعض واقفین کو اس علاقہ میں جن میں اس کا تقرر کیا جائے۔ روزمرہ کی ضرورت کی چیزوں کی دکانیں کھلوادیں۔ اور جہاں دس دس میل تک کوئی حکیم اور طبیب نہ ہو وہاں عطاری کی دکان کھلوادیں۔ جس میں عرق ہادیاں۔ عرق گاؤ زبان اور خشک دوائیں جیسے بنفشہ، سوڈیاں اور کالی مرچ وغیرہ رکھوائی جائیں۔ ان دکانوں کو چلانے کے لئے روپیہ ہم اس سکیم سے دیں گے۔

اس سکیم کو چلانے کے لئے ان دوستوں سے جو تعاون کے لئے تیار ہوں چھ روپیہ سالانہ چندہ لیا جائے گا۔ جسے پھیلا کر یعنی آٹھ آندہ ماہوار کے حساب سے بھی دیا جا سکتا ہے۔ اس طرح صرف دس ہزار آدمی مل کر اس سکیم کو پانچ چھ گنا تک وسیع کر سکتے ہیں۔ اور پھر اس سکیم کو اور بھی پھیلا یا جا سکتا ہے اگر خدا چاہے اور ہمیں ایک لاکھ آدمی اس سکیم میں چندہ دینے والا مل جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ قریباً ایک ہزار معلم رکھا جا سکتا ہے۔ اور جو ابتدائی سکیم میں نے بنائی ہے اس سے سو گنا کام کیا جا سکتا ہے۔

پس میں جماعت کے دوستوں سے کہتا ہوں کہ وہ جتنی قربانی کر سکیں اس سلسلہ میں کریں۔ اور اپنے نام اس سکیم کے لئے پیش کریں۔ اگر ہمیں ہزاروں معلم مل جائیں تو پشاور سے کراچی تک کے علاقہ کو ہم دینی تعلیم کے لحاظ سے سنبھال سکتے ہیں۔ اور ہر سال دس دس بیس ہزار اشخاص کی تعلیم و تربیت ہم کر سکیں گے بہر حال دوست اس سکیم کو نوٹ کر لیں۔ اس کے لئے اپنے نام پیش کریں اور اس سلسلے میں اگر کوئی مفید بات ان کے ذہن میں آئے تو اس سے بھی اطلاع دیں۔

میں نے مختصر اس سکیم کو بیان کر دیا ہے۔ کہ ہم ایسے واقفین کو 40 سے 60 روپیہ ماہوار تک دیں گے۔ اگر ہو سکا تو کمپوٹری کی تعلیم دلائیں۔ علاقہ کے زمینداروں کو تحریک کریں گے کہ وہ آٹھ دس ایکڑ زمین اس سکیم کے لئے وقف کر دیں۔ اس زمین میں ہم باغ لگوا دیں گے۔ بعض علاقوں میں بڑے بڑے زمیندار احمدی ہیں۔ ان کے لئے اس قدر زمین وقف کرنا کوئی مشکل امر نہیں پھر واقف زندگی اس زمین سے اس قدر پیداوار کر سکتا ہے جو اسے کفایت کر سکے اب تو ایسے طریق نکل آئے ہیں جن پر عمل کر کے تھوڑی زمین سے بھی زیادہ پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے۔ امریکہ میں ایک ایک ایکڑ سے اتنی پیداوار لی جاتی ہے۔ کہ ہمارے ملک میں اتنی پیداوار بیس ایکڑ زمین سے بھی حاصل نہیں ہوتی۔ مثلاً امریکہ سے مجھے کئی ایک نمونہ آیا تھا۔ اس کی کے متعلق فرم والوں نے لکھا تھا کہ اس سے فی ایکڑ سال میں ہم پچاس سے سو من

جلسہ سالانہ 1957ء کی تقریر کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا کہ ”اب میں ایک نئی قسم کے وقف کی تحریک کرتا ہوں۔ میں نے اس سے پہلے ایک خطبہ جمعہ (9 جولائی 57ء) میں بھی اس کا ذکر کیا تھا اور اس وقت بہت سے لوگوں نے بغیر تفصیلات سے اپنے آپ کو پیش کر دیا تھا میں نے ان کو کہہ دیا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی اور میں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر تقریر میں اس نئے وقف کی تفصیلات بیان کر دیں۔ تو ان تفصیلات کو سن کر اگر تم میں ہمت پیدا ہوئی تو پھر تم اپنے آپ کو پیش کر دینا۔

میری اس وقف سے غرض یہ ہے کہ پشاور سے لے کر کراچی تک ہمارے معلمین کا جال پھیلا دیا جائے۔ اور تمام جگہوں پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر یعنی دس دس پندرہ پندرہ میل پر ہمارا معلم موجود ہو۔ اور اس نے مدرسہ جاری کیا ہوا ہو۔ یا دکان کھولی ہوئی ہو اور وہ سارا سال اس علاقہ کے لوگوں میں رہ کر کام کرتا رہے۔ اور گو یہ سکیم بہت وسیع ہے مگر میں نے خرچ کو مد نظر رکھتے ہوئے شروع میں صرف دس واقفین لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ممکن ہے بعض واقفین افریقہ سے لے جائیں۔ یا اوز غیر ملکوں سے بھی لے جائیں۔ مگر بہر حال ابتداء دس واقفین سے کی جائے گی۔ اور پھر بڑھاتے بڑھاتے ان کی تعداد ہزاروں تک پہنچانے کی کوشش کی جائے گی۔

اس سکیم کی تفصیل یہ ہے کہ ہم اس سکیم کے واقف زندگی کو چالیس سے ساٹھ روپیہ تک ماہوار الاؤنس دیں گے۔ جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ انتہائی الاؤنس کو مد نظر رکھتے ہوئے بھی اس سکیم کا خرچ دس معلمین پر صرف 7200 روپے سالانہ ہوا کرے گا۔ مگر کچھ اہم زمینداروں سے بھی لیں گے۔ اور وہ اس طرح کہ جہاں جماعتیں زیادہ ہوں گی وہاں ہم کوشش کریں گے کہ وہ 8-10 ایکڑ زمین اس سکیم کے لئے وقف کر دیں۔ اس مقام پر ہم اپنے نئے واقف زندگی کو ظہرائیں گے۔ جو اس زمین میں باغ لگائے گا اور اس باغ میں اپنا مکان بنائے گا۔ اس مکان کے بنانے میں وہ اس علاقہ کے احمدیوں سے کوئی مدد نہیں لے گا۔ ہاں مزدوری وغیرہ کی مدد لے گا۔ یا پرانے درخت تنہ کے طور پر قبول کرے گا جن سے چھتیں اور دروازے بن سکیں۔ پھر بعض واقفین کو اگر ممکن ہو سکا تو ہم کمپوٹری بھی سکھا دیں گے اور کچھ رقم دواؤں کے لئے بھی دیدیں گے اور ان سے جو آمد ہوگی وہ ہم انہی پر خرچ کریں گے۔ ان سے خود کچھ نہیں لیں گے۔

اسی طرح ہم بعض واقفین زندگی کو کہیں گے کہ وہاں سکول کھول دیں جو ابتداء میں چاہے پرائمری تک ہی ہوں اور ان میں مدرسہ احمدیہ کا نصاب جو اردو میں ہو گا پڑھانا شروع کر دیں تاکہ اس علاقہ میں دو تین سال کے اندر اندر مزید معلمین پیدا ہو جائیں۔ اگر ان سکولوں میں

تک پیداوار حاصل کرتے ہیں لیکن ہم ایک ایکڑ سے صرف بیس بجیس من پیدا کرتے ہیں۔ اگر اتنی پیداوار ہمارے ملک میں بھی ہونے لگ جائے تو یہ 18 ایکڑ زمین 32 ایکڑ کے برابر ہو جائے گی۔ پھر اگر ہم اس میں گندم بوئیں تو اور زیادہ آمد ہوگی۔ اگر گنا بوئیں تو آمد اور بھی بڑھ جائے گی۔ پشاور کی طرف گنا عام بویا جاتا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں تھوڑی تھوڑی زمین سے بھی بڑی آمد پیدا کی جاتی ہے۔ اور معمولی معمولی زمیندار بھی بڑے دولت مند ہوتے ہیں۔ وہاں زمین کی بڑی قدر ہے۔

مجھے یاد ہے ایک دفعہ اس علاقہ کی ایک لڑکی جو بڑی مخلص احمدی ہے میرے پاس آئی۔ اس کے باپ نے جو بڑا زمیندار تھا اپنی زمین سے لڑکوں کے ساتھ اپنی اس لڑکی کو بھی حصہ دیدیا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ میرے باپ نے مجھے 275 جریب زمین دے دی ہے جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اسے 137 ایکڑ زمین مل گئی تھی۔ پس اگر زمینیں رکھنے والے دوست آٹھ آٹھ

دس ایکڑ زمین اس سکیم کے لئے وقف کریں۔ تو ہمارا واقف زندگی بڑی عمدگی سے گزارا کر سکتا ہے۔

چک منگلہ اور چنڈ بھروانہ کی طرف جو احمدی ہوئے ہیں ان میں سے بالعموم جو احمدی یہاں آتا ہے وہ کہتا ہے میری زمین 8 مرے ہے۔ دوسرا کہتا ہے میری زمین سولہ مرے ہے تیسرا کہتا ہے میری زمین 40 مرے ہے 8 مرے ہوں گے کم تو مجھے کسی نے بھی زمین نہیں بتائی۔ اور جس احمدی کے پاس 8 مرے زمین ہو۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ وہ دو سو ایکڑ کا مالک ہے اور جس کے پاس 40 مرے زمین ہے اس کے پاس ایک ہزار ایکڑ زمین ہے اور اس قدر زمین سے 18 ایکڑ اس سکیم کے لئے وقف کر دینا کوئی مشکل بات ہے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 16 فروری 58ء)

تبصرہ کتب

نجم الہدیٰ

سوانح حضرت مولانا شیر علی صاحب

نام کتاب : نجم الہدیٰ

مرتبہ : رفیع بیگم بھٹاپوری

تعداد صفحات : 428

قیمت : 50 روپے

حضرت مسیح موعود کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کاموں کو چلانے کے لئے جو جلیل القدر، صاحب علم اور جاندار رفقاء تعین ہوئے ان میں حضرت مولانا شیر علی صاحب بھی شامل تھے۔

حضرت مولانا شیر علی صاحب 24 نومبر 1875ء کو اور حیدر شاہ سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ اعزازی طور پر بی۔ اے پاس کیا اور 1897ء میں قادیان حاضر ہو کر حضرت مسیح موعود کی بیعت سے شرف یاب ہوئے۔ اور پھر قادیان میں خدمت دین کا آغاز فرمایا۔ آپ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے اور پھر ایف بی ایف اسکول کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ آپ اعلیٰ پایہ کے انگریزی دان تھے۔ آپ کو ترجمہ قرآن کریم کی سعادت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت کے مطابق حاصل ہوئی۔ حضور جب قادیان سے باہر تشریف لے جاتے تو کئی بار حضرت مولوی صاحب کو امیر مقامی مقرر فرماتے۔ سادہ طبیعت، فرشتہ سیرت اور دیرینہ خادم سلسلہ حضرت مولانا شیر علی صاحب 13 نومبر 1947ء کو لاہور میں انتقال کر گئے۔ قیام ربوہ کے بعد بخشی مقبرہ میں آپ قطعر رفقاء میں مدفون ہوئے۔

زیر تبصرہ کتاب نجم الہدیٰ کو آپ کی نواسی مکرمر رفیق بیگم صاحبہ بھٹاپوری نے مرتب کیا ہے۔ اس کتاب میں حضرت مولوی صاحب کے حالات زندگی، آپ کی دینی خدمات، جماعت سے فدایت اور آپ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ حضرت مولوی صاحب کے بارہ میں ائمہ جماعت کے خراج تحسین،

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تحریر اور دوسرے شہسواران اور احباب کے مضامین کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ حضرت مولوی صاحب کو چونکہ حضرت مسیح موعود کی قربت سے فیضیاب ہونے کا موقع ملا تھا اس لئے آپ کی متعدد روایات کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اپنی کتاب سیرۃ الہدیٰ میں نقل کیا ہے۔ ان تمام روایات کو بھی کتاب میں درج کر دیا گیا ہے۔

حضرت مولانا شیر علی صاحب آسمان احمدیت کے ایک درخشندہ ستارے تھے۔ جن کی سیرت احباب جماعت کے لئے مشعل راہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 20 دسمبر 1993ء کو جلسہ مارشس کے اختتامی خطاب میں حضرت مولوی شیر علی صاحب کے بارہ میں فرمایا:-

”بہت سادہ مزاج بے حد بزرگ صورت و سیرت اور قرآن کریم کا ایسا علم۔ انگریزی پر ایسا عبور تھا، اپنی سادگی کے باوجود کوئی انسان تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ اس سادہ لوح انسان کو زبان انگریزی کا اتنا عبور علم ہے۔ اسے قابل طالب علم تھے کہ لاہور میں BA پاس کیا ہے تو حکومت کی طرف سے ان کو ڈپٹی کمشنر بنانے کی پیش کش کی گئی لیکن ڈپٹی کمشنری کو اپنے پاؤں کی خاک کر کے ایک طرف کر دیا اور قادیان واپس آئے اور وہی گئے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت میں تراشے ہوئے موتی تھے۔ جو مسیح موعود کے فیض سے بہت خوبصورت بن گئے۔ ان کے تمام باطنی حسن مسیح موعود کے نور سے روشنی پاتے ہوئے ایسے بھڑک اٹھے تھے کہ ایک ایک وجود مجسم نور بن چکا تھا۔“

اللہ تعالیٰ آپ کی سیرت کے فیض کو سلسلہ احمدیہ میں جاری رکھے اور آپ کا وجود روشن ستاروں کی طرح دکھائی دے۔ (ایم ایم جٹاہر)

دنیا میں ہر تیسرا شخص ٹی بی کا شکار ہے

آج سے 30 سال پہلے یہ دعویٰ کیا جا رہا تھا کہ ٹی بی دنیا سے مکمل طور پر ختم ہو چکی ہے۔ میڈیکل سائنس نے اس صدی کے جراثیم کو مکمل طور پر نہ سہی اس حد تک ضرور ختم کر دیا ہے کہ اس موذی مرض سے بڑے پیمانے پر انسانی ہلاکتوں کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ لیکن آج دنیا بھر میں ٹی بی کا مرض جس تیزی سے پھیل رہا ہے وہ ایک بار پھر عالمی صحت کے اداروں کو سائنس دانوں اور ڈاکٹروں کے لئے ایک چیلنج ہے۔

جن ملکوں میں ٹی بی کے پھیلنے کی شرح زیادہ ہے ان میں پاکستان بھی شامل ہے۔ یہاں غیر صحت مندانہ حالات، ملٹی سسٹم کا فقدان، غربت، جماعت جیسے عناصر اس کے پھیلاؤ میں مرکزی کردار ادا کر رہے ہیں۔ یکاوجہ ہے کہ اس وقت پاکستان میں ٹی بی کے مریضوں کی تعداد نہ صرف 20 لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے بلکہ اس میں ہر برس اڑھائی سے تین لاکھ مریضوں کا اضافہ بھی ہو رہا ہے۔

ٹی بی ایک شدید اور موذی صمدی ہے جو ایک خاص قسم کے ہتھیار یا کے اہلکین سے پیدا ہوتی ہے۔ جسم کے اندر داخل ہونے کے بعد یہ جراثیم پھیپھڑوں کی اندرونی تھوں میں گھس جاتے ہیں جہاں انہیں آہستہ آہستہ ملتی رہتی ہے اور یہ تیزی سے اپنی تعداد بڑھاتے اور اہلکین زدہ کرتے ہیں۔

پاکستان میں ہر سال تقریباً 50 ہزار افراد ٹی بی کے مرض سے انتقال کر جاتے ہیں۔ اگر علاج کا سلسلہ تیزی سے شروع نہ کیا گیا تو عالمی ادارہ صحت کے مطابق 2020ء میں اس موذی مرض سے دنیا میں تقریباً سات کروڑ افراد ہلاک ہو جائیں گے۔ ایک اندازے کے مطابق اس وقت پاکستان میں ہر لاکھ افراد میں سے 181 ٹی بی کا شکار ہیں۔ اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ پاکستان کی عوام میں اس صمدی سے چاؤ کا شعور بڑھایا جائے اور انسانی جسم کی قوت مدافعت کو بڑھانے کے اقدامات کئے جائیں۔

بلند یوں کا سفر

جنگی جہاز کے چھوٹے چھوٹے کیمین اور لوہے کے بڑے مسٹر یا بک (BUNK) (جن کی چوڑائی مشکل سے دو فٹ کی ہوگی) پر ٹیک دم اٹھ کر بیٹھا خاما مشکل کام تھا۔ کیونکہ جہاں کروٹ بدلتے کیلئے میٹھیل جگہ مل سکتی ہے وہاں بیٹھنے کا تصور بھی خیال ہو سکتا ہے جہاں میں چڑیا گھر میں بند روں کو بھرتی سے جھولوں پر چڑھتے اترتے دیکھتے تو معصوم ذہن میں یہ خیال پیدا ہوتا کہ یہ بند راتنی بھرتی سے کیسے اترتے چڑھتے ہیں اور ہم اس طرح لوہے کے چھوٹے کیمین میں چڑھ اتر سکتے۔ پھر ہارزن کی کمائیاں بڑھیں تو پھر جہاز ہارزن صاحب ہی درختوں پر ستر کر سکتے ہیں ہم نہیں۔ مگر اب جہاز پر آکر پڑھ چلا کہ کیا ہم کسی سے کم ہیں؟ چوٹھی منزل پر واقع بک (چوٹھی منزل سے مراد مسٹر ڈن) لوہے کے کالم ہے) سے ایکشن اسٹیشن کے وقت بھرتی سے اترتے اور اکثر ڈپٹی سے واپسی کے بعد بلند یوں کا یہ ستر اتنی ہی تیزی سے طے ہوتا تھا۔ سر پہلے اندر داخل ہو جاتا تھا اور پھر باقی دھڑکچہ دیر کے بعد جہاز کے کلمات اور ڈارون کے غریبے کا اظہار کی نقل و حرکت کے طریقے ہمارے سروں کو قریب قریب کیلئے مہلک کیوں پر دراز کر دیتے۔ (یہ الگ بات ہے کہ ہم ڈارون سے نظریاتی اور اس کے آکڑا ہونے کا کافی اختلاف رکھتے ہیں) سر

(ایلیفینٹ لارڈ محمود کی کتاب ”آٹھ“ کے ”جناب“ سے انتخاب)

اطلاعات و ملاقات

نوٹ: اطلاعات صدر الامیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

☆ مکرمہ ارم نسیم صاحبہ اہلیہ مکرم نسیم احمد صاحبہ آف لندن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام ہشام احمد تجویز ہوا ہے۔ بچہ مکرم باسٹر محمد بشیر خان صاحب دارالین قرنی کا نوادر اور مکرم محمد صدیق صاحب آف ڈیفنس لاہور کا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و سلامتی والی لمبی عطا فرمائے اور اسے خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

درخواست دعا

☆ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریر یک جلد لکھتے ہیں۔

میرے ایک عزیز مکرم فیور احمد خان صاحب مظفر گڑھ میں ایک پریشانی میں مبتلا ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد جملہ پریشانیوں سے نجات عطا فرمائے۔

☆ مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب ناظم مجلس انصار اللہ ضلع راولپنڈی کو دل کا شدید حملہ ہوا ہے چار روز ہوئی فیملی ہسپتال کے CCU وارڈ میں داخل رہے ہیں اور اب پرائیویٹ کمرہ میں منتقل ہو گئے ہیں طبیعت کافی بہتر ہے۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے اور فعال لمبی زندگی کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

☆ مکرم محمد یوسف صاحب بقا پوری زمین اعلیٰ مجلس انصار اللہ اسلام آباد لکھتے ہیں۔

خاکسار کے چچی جان اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب بقا پوری ماڈل ٹاؤن لاہور کا طحانہ میں گرنے کی وجہ سے فریج پر ہو گیا ہے۔ احباب جماعت دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بخفائے کامل عطا کرے۔

سر جیکل رجسٹرار کی ضرورت

☆ فضل عمر ہسپتال ریوہ میں سر جیکل رجسٹرار کی آسامی خالی ہے جو ڈاکٹر صاحبان خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں وہ اپنی درخواستیں صدر صاحب محلہ امیر صاحب جماعت کی سفارش سے دفتر اینڈ منسٹر ارسال کریں سر جی میں ہاؤس جاب اور تجربہ دیکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔

ان کو گریڈ 4565-310-8285 کی ابتدائی تنخواہ ماہوار - N.P.A. مبلغ 500/- روپے ماہوار اور گرانٹی الاؤنس مبلغ 1000/- روپے ماہوار ملے گا۔

(اینڈ منسٹر فضل عمر ہسپتال ریوہ)

درخواست دعا

☆ مکرم عطاء الحبيب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن لکھتے ہیں کہ فلا ڈلفیا امریکہ میں میری نواسی مکرمہ امت المصور یعنی بنت مکرم مودود احمد یعنی صاحبہ بہت زیادہ بیمار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو شفائے کاملہ دعا جلد عطا فرمائے۔

☆ مکرم حیدر علی ظفر صاحب مری فیملی جینز حال میر پور خاص سندھ لکھتے ہیں۔ مکرم عمر علی صاحب طاہر مری سلسلہ رحمہ یار خان کی بائیں ٹانگ میں ایکسٹنٹ کی وجہ سے فریج پر ہو گیا تھا اور اب وہ بغرض علاج میر پور خاص میں مقیم ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ دعا جلد عطا فرمائے اور آپریشن کی تمام تکالیف کو دور فرمادے۔ آمین

ولادت

☆ مکرم رانا سلطان احمد صاحب ڈرائیور خدام الامیر پاکستان لکھتے ہیں خاکسار کے بچے مکرم فاروق اعظم صاحب آف جرمی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 11 دسمبر 2002 بروز بدھ پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور اور اہلہ اللہ تعالیٰ نے "شعور احمد" نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود تحریک و رفت نوش شامل ہے۔ نومولود مکرم رانا محمد اعظم صاحب باب الاواب ریوہ سابق کارکن دفتر وقت جدید کا پہلا پوتا ہے۔ اور مکرم رانا ظفر احمد صاحب باب الاواب ریوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے بچے کے نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے اور صحت و سلامتی و تندرستی والی لمبی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

پتہ مطلوب ہے

☆ مکرم محمد اشرف رضا صاحب ولد سردار محمد صاحب آف چک نمبر 277 رگ۔ ب ضلع فیصل آباد کا 1994ء سے دفتر وصیت کے ساتھ کوئی رابطہ نہیں۔ اس وقت وہ یمن میں مقیم تھے۔ اگر وہ یہ اعلان خود پڑھیں یا ان کے بارہ میں کسی دوست کو علم ہو تو ان کی وصیت نمبر 20493 کے سلسلہ میں ان کے موجودہ پتہ سے دفتر وصیت کو مطلع کریں۔

(نیکو شری مجلس کار پرواز۔ ریوہ)

باز فٹہ بیگ

☆ ایک عدد شولڈر بیگ جس میں استعمال شدہ کپڑے ہیں رکشہ سے گرا ہوا ملا ہے جن صاحب کا ہو دفتر صدی عوی سے حاصل کر لیں۔

(صدر عوی نوکل انجمن احمدیہ۔ ریوہ)

معلمین کلاس وقف جدید کے زیر انتظام

جلسہ سیرۃ النبیؐ کا انعقاد

مورخہ 12 دسمبر 2002ء بروز جمعرات بعد عصر 4 بجے اقامتہ الفجر دارالصدر شمالی میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد معلمین کلاس وقف جدید کے زیر انتظام ہوا جس کی صدارت حضرت مرزا عبدالحق صاحب صدر مجلس افتاء وامیر ضلع سرگودھا نے فرمائی۔ سٹیج پر آپ کی معاذت مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب ناظم وقف جدید نے کی۔ جلسہ گاہ کے لئے ایک خوبصورت سٹیج و پنڈال بنایا گیا تھا۔

ملاوٹ ولیم کے بعد معلمین کلاس کے طلبہ نے محنت سے تیاری کی تیار ہر حاضرین کے سامنے کس جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا۔ سب سے پہلے مکرم ہمایوں طاہر احمد صاحب نے کتب مقدسہ میں آنحضرتؐ کے حلقہ بشارت کے موضوع پر تقریر کی۔ طارق احمد طاہر صاحب کی تقریر کا موضوع آنحضرتؐ بحیثیت انسانی حقوق کے علمبردار تھا۔ مکرم رضوان احمد ناز صاحب نے آنحضرتؐ کا ازواج مطہرات سے حسن سلوک پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آنحضرتؐ بحیثیت داعی الی اللہ پر لقمان احمد شاد صاحب نے تقریر کی۔ مکرم رشید احمد تنویر صاحب نے جنگوں میں آپؐ کے اخلاق حسنہ کے ظہور پر روشنی ڈالی۔ تقریر کے دوران نظمیں بھی پیش کی گئیں۔

پتہ مطلوب ہے

☆ مکرمہ امت العتین صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب وصیت نمبر 27608 ساکن 30/21 دارالانصر وسطی ریوہ نے مورخہ 30 مارچ 1991ء کو رام گڑھ شہر ریوہ سے وصیت کی تھی۔ مکرمہ وصیہ صاحبہ نے تین سال سے دفتر وصیت سے رابطہ نہیں کیا۔ اب وہ رہائش تبدیل کر چکی ہیں۔ دفتر سے عدم رابطہ کی وجہ سے ان کی وصیت عمل نظر ہے۔

اگر کسی عزیز رشتہ دار کو ان کے بارہ میں معلوم ہو تو براہ کرم ان کے ایڈریس سے دفتر بذرا کوفوری مطلع کریں۔ (نیکو شری مجلس کار پرواز۔ ریوہ)

طب یونانی گامایہ ناز ادارہ قائم شدہ 1958ء حقون 211538

موٹاپے کا بہترین علاج سفوف ہیرل۔ سفوف جگر خاص۔ شربت بزدوری۔ جیم اور پیٹ کی قابو چربی آہستہ آہستہ تحلیل کرتے ہیں۔ خورشید یونانی دوا خانہ رجسٹرڈ ریوہ۔

حسین اور دلکش زیورات کا مرکز
الحمد جیولرز
ریوہ روڈ گلی 1۔ ریوہ
فون شروع 214220 / فون رہائش 213213
پہاڑی بازار میں محمد نصر اللہ صاحب محمد عظیم ظفر تھن میں عرضی

چھوٹے قد کا علاج

تین سے تین سال تک کے لڑکے اور لڑکیوں کو اگر دواہ تک مسلسل تین مختلف مرکبات کا باقاعدہ استعمال کر دیا جائے تو اللہ کے فضل سے بچوں کے قد مناسب حد تک بڑھ جاتے ہیں اور ان کی خون و کلیہ جسم کی کمی و زور ہو کر صحت بھی اچھی ہو جاتی ہے۔
نوٹ: لڑکے اور لڑکیوں کی دوائی الگ الگ ہے۔
تین مختلف مرکبات پر مشتمل دواہ کا مکمل علاج رعائتی قیمت 300/- روپے / نسخ ڈاک خرچ 360/- روپے ہر ایچ سے مشور سے طلب کریں یا ہمیں خط لکھیں۔

عزیز میو پیٹھک گولاباڑ ریوہ فون 212399

خبریں



ربوہ میں طلوع وغروب

منگل	17- دسمبر	زوال آفتاب : 12-04
منگل	17- دسمبر	غروب آفتاب : 5-09
بدھ	18- دسمبر	طلوع فجر : 5-33
بدھ	18- دسمبر	طلوع آفتاب : 7-00

زرعی قرضوں کی شرح سود میں کمی - وزیر اعلیٰ پنجاب نے صوبے میں زراعت کو ترقی دینے اور زرعی پیداوار بڑھانے کے "بڑا دھوکہ دیتے ہوئے" کے منصوبے کسانوں کے لئے کھاد اور زرعی آلات کی خریداری کے لئے زرعی قرضوں کی شرح سود میں چار فیصد تک کی کٹاوتی کا اعلان کیا ہے۔ جس کے تحت پنجاب بینک، کیم جنوری 2003ء سے پنجاب کے کاشت کاروں اور زمینداروں کو کھاد اور زرعی ادویات کے لئے 13 فیصد کی بجائے 9 فیصد شرح سود پر قرضے دے گا۔

واچپائی کی باتیں سمجھ سے بالا ہیں - وزیر اعظم میر ظفر اللہ خان جہاں نے کہا ہے کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہم بھارت کے ساتھ کشمیر سمیت تمام معاملات پر بات چیت کے لئے تیار ہیں وہ اسلام آباد میں صنعتی نمائش کے معائنے کے موقع پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ واچپائی کی باتیں سمجھ سے بالا ہیں۔ ان کا رویہ تبدیل ہوا تو بات کریں گے توقع تھی کہ پاکستان میں سول حکومت قائم ہونے کے بعد بھارتی رویہ میں لچک آئے گی۔

پٹرول مصنوعات میں اضافہ عالمی منڈی میں تیل کی قیمتوں میں مسلسل کمی کے باوجود حکومت کی قائم کردہ آئل اینڈ وٹری کمیٹی نے پٹرول اور مٹی کے تیل سمیت دیگر آئل پراڈکٹس کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ نئی قیمتوں کے مطابق پٹرول 31-02 روپے ہائی آکٹین 35.02 روپے، مٹی کا تیل 19.26 اور لائٹ ڈیزل 16.24 روپے فی لیٹر ہے۔

پینلرز پارٹی نے توہین کی ہے - وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ پینلرز پارٹی نے حکومت میں شامل نہ ہو کر عوام کے منڈیٹ کی توہین کی ہے۔ کیونکہ 76 لاکھ ووٹروں نے اسے حکومت سازی کے لئے ووٹ دیے تھے۔ اے بی پی کو انٹرویو دیتے ہوئے سید فیصل صالح حیات نے کہا کہ ہمارا پارٹی سے یہی اختلاف ہے کہ اگر نواز لیگ کے ساتھ اتحاد ہو سکتا ہے تو پھر لیگ کے ساتھ کیوں نہیں بلائیںڈ ورلڈ کپ میں پاکستان کی جیت چٹائی

بھارت میں ہونے والے دوسرے بلائیںڈ کرکٹ ورلڈ کپ میں ساؤتھ افریقہ کو ہرا کر پاکستانی بلائیںڈ کرکٹ ٹیم نے ورلڈ کپ جیت لیا۔

جونیئر سکواش شپ میں پاکستان کی جیت - پاکستان نے چٹائی میں ہونے والی جونیئر سکواش ٹیمیں شپ میں بھی 20 سال کے بعد فتح حاصل کی ہے۔

بھارتی صوبہ گجرات میں انتخابات بھارتی پارٹی نے ریاست گجرات کے انتخابات میں دو تہائی اکثریت سے کامیابی حاصل کر لی۔ انتہا پسند ہندو جماعت کی کامیابی کے اعلان کے ساتھ ریاست میں ایک بار پھر ہندو مسلم فسادات شروع ہو گئے ہیں۔ کئی علاقوں میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ انتہا پسند ہندوؤں کی کامیابی پر خوفزدہ مسلمان گھریلو چھوڑ کر محفوظ مقامات پر نقل ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ بی جے پی نے ریاستی اسمبلی کی 182 سے 126 کانگریس نے 51 جبکہ آزاد امیدواروں نے 4 نشستیں حاصل کیں۔

جنوبی عراق پر حملے امریکی اور برطانوی طیاروں نے جنوبی عراق پر حملے کئے۔ امریکی عہدیداروں نے بتایا کہ حملے شہریوں پر نہیں کئے گئے۔

یورپ میں بنیاد پرستی یورپی پارلیمنٹ کی کمیٹی نے برسلو میں اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ 11 ستمبر کے بعد دنیا کے ترقی یافتہ خطے یورپ میں بنیاد پرستی اور مسلمانوں کے خلاف نفرت کی شدید لہر آئی ہوئی ہے۔ تہذیبی ٹکراؤ نے غیر ملکیوں اور مقامی باشندوں کے درمیان تقسیم کی واضح لکیر کھینچ دی ہے۔

ڈالر اور یورو کی قدر میں اضافہ گزشتہ کاروباری ہفتے میں ڈالر کے نرخ میں 20 پیسے اور یورو کے نرخ میں 50 پیسے اضافہ ہوا۔ ڈالر کی قیمت 58 روپے دس پیسے سے بڑھ کر 58 روپے تیس پیسے ہو گئی۔

جوہری ہتھیاروں کا پلانٹ امریکہ نے ایران پر دوسرے ایٹمی بجلی گھروں کا الزام لگائے ہوئے کہا ہے کہ یہ پاور پلانٹ جوہری ہتھیاروں کی تیاری کے لئے استعمال ہو سکتے ہیں۔ ایران معائنے کی اجازت نہیں دے رہا۔ جبکہ ایرانی ترجمان نے کہا کہ ہمارے سب ایٹمی پلانٹ معائنے کے لئے کھلے ہیں۔

یورپی یونین اور ترکی یورپی یونین نے ترکی یونین میں شمولیت پر بات چیت کا معاملہ 2004 تک لٹکا دیا ہے جبکہ مشرقی یورپ کے دس ملکوں کو 140 ارب ڈالر کی امداد دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اور ان ملکوں کو یونین میں شمولیت کی دعوت بھی دی جا چکی ہے۔

عراق کے ساتھ دوستانہ تعلقات روسی عام

نے کہا ہے کہ عراق کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم رہیں گے۔

اسامہ بن لادن فلسطینی رہنمایا سرعرات نے القاعدہ کے رہنما اسامہ بن لادن کے بارے میں کہا ہے کہ انہوں نے ہماری جدوجہد سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسامہ فلسطینیوں کی آڑ میں ایسا کرنے سے باز ہیں۔ ہماری تحریک عام شہریوں پر چاہے وہ اسرائیلی ہی کیوں نہ ہوں حملوں کے خلاف ہے۔ سترہ ستمبر کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بعض فلسطینی نوجوانوں میں القاعدہ کے لئے ہمدردی کے جذبات موجود ہیں۔

امریکی ریزرو فوجی امریکہ نے عراق کے خلاف ممکنہ جنگ کے لئے اپنے مزید 27 ہزار ریزرو فوجیوں اور انٹرنیشنل گارڈ کو تیار کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ امریکی محکمہ دفاع نے کہا ہے۔ عراق کے خلاف جنگ میں 50 ہزار فوجیوں کو طلب کیا جاسکتا ہے۔

25 دہشت گردوں کو قتل کرنے کی اجازت امریکی آئی اے کو اسامہ سمیت 25 دہشت گردوں کو قتل کرنے کی اجازت دے دی گئی۔ وائٹ ہاؤس نے فہرست کی منظوری دی۔ اگر ان مطلوبہ افراد کو گرفتار کرنا ممکن نہ ہوا تو ہلاک کرنے کی اجازت ہوگی۔ 11 ستمبر کے بعد القاعدہ نے دنیا بھر میں سو سے زائد امریکی مفادات پر حملوں کی کوشش کی جسے ناکام بنادیا گیا۔

بال فری ہو میو پیٹنٹک ڈینسری

زیر سرپرستی - محمد اشرف بلال
زیر نگرانی - پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار - صبح 9:00 بجے تا شام 5:00 بجے
وقفہ 1 بجے تا 2 بجے دوپہر - ٹائم برونز اتوار
86 - علامہ اقبال روڈ - گرمی شاہ - لاہور

الشیخرز
معروف قابل اعتماد نام
بیج
جیولری اینڈ
بوٹیک
ریلوے روڈ
گلی نمبر 1 ربوہ
نئی وراثتی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب چوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائیٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم چوکی 04524-214510-04942-423173

پکوان مرکز
ہر قسم کی تقریبات کیلئے عمدہ اور لذیذ کھانے
تیار کروائیں رابطہ کریں اور وقت بچائیں۔
گوہل پیٹریٹ گیلری گھر
کولہا زار ربوہ فون 212758

خان نیم پلیٹس
ٹاؤن شپ لاہور
5150862 فون
5123862
نیم پلیٹس، اسکرز، شیلڈز معیاری سکرین پر تنگ، ڈیزائننگ
اور کمپیوٹر انڈر ڈیزائننگ فوٹو سیکورٹی کارڈز
ای میل: Knp_pk@yahoo.com

نیم پلیٹس کی مفید اور مجرب دوا
منوف راحت کمپیوٹل
جس کے گارانتی استعمال کیساتھ اللہ
کے فضل سے شفا ہو جاتی ہے۔
ٹاسرو اخلاص (رجسٹرڈ) کولہا زار ربوہ
Ph: 04524-212434, Fax: 213966

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH: 04524-213649

والکٹا ٹوپنگ
ڈیلر ہائی لکس - ہائی ایس - سوزوکی -
مزدا - ڈائن - پاکستانی معیاری پارٹس
M-28 آٹو سنٹر باوادی باغ - لاہور
طالب دعا: شیخ محمد الیاس فون: 7725205
پروپرائیٹرز: داؤد احمد - محمد عباس - محمود احمد - ناصر احمد

نسیم حمید لرو
فون وکان 212837
رہائش: 214321
23- قیراط اور 22 قیراط جیولری سپلائرز
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں نسیم احمد ایم بی اے
اقصی روڈ ربوہ

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی بی ایل 61